262132-اللہ تعالی کی دونوں آنکھوں کا ثبوت

سوال

میں نے عقیدہ پڑھنا شروع کیا ہے، میرا پہلا سوال یہ ہے کہ کیا اللہ تعالی کی آنکھیں ثابت کرنے کیلیے کافی دلائل موجود ہیں؟ میں نے سنا ہے کہ کچھ احادیث ہیں جس میں نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے بیان فرمایا ہے کہ دجال کانا ہوگا، توکیا یہ صحیح ہے؟ اور کیا کانے سے مراد اندھا پن نہیں ہے؟ اور کیا اگر میں اللہ تعالی کیلیے آنکھوں کو ثابت نہیں مانتا کیونکہ اس بارے میں دلائل ناکافی ہیں توکیا میں اس طرح دائرہ اسلام سے خارج ہوجاؤں گا؟

پسندیدہ جواب

اللہ تعالی کیلیے دونوں آنکھوں کے اثبات پر تمام اہل سنت کا اجماع ہے، انہوں نے اس کیلیے صحیح ثابت شدہ احادیث کو دلیل بنایا ہے ان میں واضح ہے کہ اللہ تعالی -نعوذ باللہ- کانا نہیں ہے۔

کانا پن، اور اندھے پن میں فرق ہے، کانے پن کا مطلب ہے کہ ایک آنکھ ضائع ہو چکی ہو، یا موجود ہی نہ ہو۔

قاموس المحیط صفحہ: 446 میں ہے کہ عربی زبان میں "عور" سے مراد دونوں میں سے ایک آنکھ کا ضائع ہوجانا ہے۔ ختم شد

امام بخاری نے حدیث (7407) میں عبداللہ بن مسعود سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دجال کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا "بے شک اللہ تم پر مخفی نہیں ہے بے شک اللہ کانا نہیں ہے اور اپنے ہاتھ سے اپنی آنکھ کی طرف اشارہ کیا اور بے شک مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا اس کی ایک آنکھ انگور کی طرح ابھری ہوئی ہوگی۔

صحیح بخاری: (7407) اور مسلم: (2933) میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ہر نبی نے اپنی امت کو کانے اور کذاب سے خبر دار کیا ہے، خبر دار! وہ کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے، اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک ف ر لکھا ہوا ہے)

امام بیہقی نے ایسی روایات پیش کی ہیں جن میں اللہ تعالی کی دونوں آنکھوں کا ثبوت موجود ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:
"پھر انہوں نے [یعنی امام بیہقی] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا اور ایک شاہد بھی ذکر کیا ہے جو کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر کہتے ہوئے سنا: (بیشک ہمارا پروردگار سننے والا، دیکھنے والا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں کی جانب اشارہ فرمایا) اس کی سند حسن ہے۔" ختم شد
فتح الباري (373/13)

اسی روایت کو امام دارمی رحمہ اللہ نے النقض علی بشر المریسی (318/1) میں ذکر کرتے ہوئے تثنیہ کا صیغہ بھی ذکر کیا ہے، چنانچہ اس میں الفاظ ہیں: (تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعا [شہادت والی] انگلی اپنی دونوں آنکھوں پر رکھی اور اپنا انگوٹھا اپنے کانوں پر رکھا)

نیز امام دارمی رحمہ اللہ النقض علی بشر المریسی (327/1) میں مزید لکھتے ہیں کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: (بیشک اللہ کانا نہیں ہے) کی تفسیر واضح ہے کہ اللہ تعالی کی دو آنکھیں ہیں، اللہ تعالی کانا نہیں ہے" ختم شد

ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :
"ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہمارے پروردگار خالق ومالک کی دو آنکھیں ہیں، اللہ تعالی ان سے دیکھتا ہے، چاہے وہ زمین کی کتنی ہی گہرائی میں ہو، یا نچلی ساتویں زمین سے بھی نیچے ہو، اور جو کچھ بھی بلند وبالا آسمانوں میں ہے، اللہ تعالی ان سب کو دیکھ رہا ہے" ختم شد
"کتاب التوحید" (1/76)

ابو الحسن اشعری رحمہ اللہ نے اہل حدیث اور اہل سنت سے اسی کو نقل کیا ہے، اس بارے میں کسی قسم کا اختلاف ذکر نہیں فرمایا، آپ کہتے ہیں :
"اہل حدیث اور اہل سنت کا عقیدہ مختصر طور پر یہ ہے کہ : وہ اللہ تعالی، فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور جو کچھ بھی اللہ تعالی کی طرف سے آیا ہے اس کا اقرار کرتے ہیں، اس طرح ثقہ راویوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بھی روایت کیا ہے اس میں سے کسی بھی چیز کو مسترد نہیں کرتے۔

اہل حدیث اور اہل سنت اس بات کا اقرار بھی کرتے ہیں کہ : اللہ سجانہ و تعالی یکتا معبود برحق ہے، وہ بے نیاز ہے، اس کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے، اس کی بیوی اور اولاد نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں، جنت اور جہنم دونوں حق ہیں، قیامت قائم ہو کر رہے گی اس میں کوئی شک وشبہ والی بات نہیں ہے، اور اللہ تعالی قبروں میں مدفون مردوں کو ضرور اٹھائے گا۔

اہل حدیث اور اہل سنت اس بات کا اقرار بھی کرتے ہیں کہ : اللہ سجانہ و تعالی اپنے عرش پر ہے، جیسے کہ اللہ تعالی کا فرمان بھی ہے : {الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى} رحمن آسمان پر مستوی ہے۔ [الرحمن : 5]

وہ اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالی کے دو ہاتھ ہیں، لیکن وہ ان کی کیفیت بیان نہیں کرتے، اس کی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے : {خَلَقْتُ بِيَدَيَّ} میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پیدا کیا۔ [ص : 75] اور ایسے ہی دوسری جگہ فرمایا : {بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ} بلکہ اس کے دونوں ہاتھ پھیلے ہوئے ہیں۔ [المائدة : 64]

نیز وہ اللہ تعالی کی دو آنکھیں بلا کیفیت بیان کئے تسلیم کرتے ہیں، اس کی دلیل اللہ کا فرمان ہے : {وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ} اور باقی رہے گا تیرے ذوالجلال والاکرام پروردگار کا چہرہ [الرحمن : 27]

اللہ تعالی کا چہرہ بھی ہے، اس کی دلیل اللہ کا فرمان ہے : " ختم شد
"مقالات الإسلاميين" ص290

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ :
"اہل سنت کا اس بات پر اجماع ہے کہ "عینین" سے مراد دو آنکھیں ہیں۔

اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ جس میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے بارے میں فرمایا : (وہ کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے) "ختم شد
مجموع فتاوی ابن عثیمین (235/3)

قرآن مجید میں اللہ تعالی کیلیے آنکھ کا ثبوت مفرد یا جمع کے صیغے میں ہے، ان میں تطبیق اور جمع کیسے کریں گے اس کی تفصیلات جاننے کیلیے آپ سوال نمبر : (145423) کا جواب ملاحظہ کریں۔

دوم :

اگر کسی شخص کے لیے اللہ تعالی کی دو آنکھیں ہونے کی دلیل واضح نہ ہو اور وہ اللہ تعالی کی ایک آنکھ ہی ثابت سمجھے تو وہ اس موقف کی بنا پر کافر نہیں ہو گا، تاہم اپنے اس غلط موقف کی بنا پر غلط ہو گا اور اس کا موقف اہل سنت سے متصادم ہو گا، اور دلیل کی عدم وضاحت اس کا عذر بن جائے گا۔

واللہ اعلم۔